# یاس یگانہ کی شاعری کی خصوصیات

## آؤٹ لائن

یاس یگانہ کی شاعری کی خصوصیات ..........

- ندرت ادا..........
- سوز و گداز..........
- فلسفہ و حکمت کی آمیزش..........
- جھنجلاہٹ..........
- جبر و قدر..........
- اخلاق کی تعلیم..........
- رشک..........
- خوداری و تنگ مزاجی..........
- تراکیب کا استعمال..........

bsurdunotes.com
www.bsurdunotes.com

یاس یگانہ کی شاعری کی خصوصیات: یاس یگانہ اپنے عہد کے ایک منفرد اور صاحب طرز شاعر تھے۔ جس کا اپنا لب ولہجہ اور انداز بیان ہے۔ اور جس نے اردو غزل کو نیا خون دیا۔ یاس یگانہ کی آواز میں توانائی کے ساتھ ساتھ تازگی بھی ہے۔ جہاں تک جدید غزل کا تعلق ہے، اس کا آغاز یاس یگانہ، شاد اور فراق سے ہوتا ہے۔ یاس یگانہ کی غزل گوئی یا شاعری کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

# یاس یگانہ کی شاعری کی خصوصیات

- ندرت ادا
- سوز و گداز
- فلسفہ و حکمت کی آمیزش
- جھنجلاہٹ
- جبر و قدر
- اخلاق کی تعلیم
- رشک
- خوداری و تنگ مزاجی
- تراکیب کا استعمال

bsurdunotes.com

## ندرت ادا

کہا جاتا ہے کہ شاعری میں اگر ندرت ادا کی خوبی نہ ہو تو وہ شاعری کیا خاک شاعری ہو گی۔ یاس یگانہ کی یہ خوبی "ندرت ادا" کمال کی خوبی ہے۔ اس کا کمال یہ ہے کہ وہ سیدھی سادھی اور معمولی بات کو ایک ایسے انداز میں بیان کرتے ہیں کہ شعر میں حلاوت و لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ شعریت سے کلام میں لطف پیدا کرتے ہیں۔ ایک جدید انداز میں پرانی بات کہہ جاتے ہیں اور نئے اسلوب سے شعر کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ مثلاً:

**پیدا نہ ہو زمین سے نیا آسماں کوئی**

**دل کانپتا ہے آپ کی رفتار دیکھ کر**

**جاں ایماں ہے ابھی وہ آنکھ شرمائی ہوئی**

**کیفیت میں ڈوب کر کیا جانے کیا ہو جائے گی**

یاس یگانہ کے ہاں ندرت ادا کے ساتھ ساتھ ندرت خیال بھی ہے۔ ان کے کلام میں لطف و کیف بھی ہے اور پاکیزگی جذبات کا عمدہ بیان بھی ہے۔

**بھولنا سہل، گناہوں کا بھلانا مشکل**

**تو جو یاد آئے تو مشکل میری آساں ہو جائے**

## سوز و گداز

psurdunotes.com

فطری طور پر سوز و گداز ہر انسان کی طبیعت میں پایا جاتا ہے۔ شاعر چونکہ حساس ہوتا ہے اس لئے اس کا دل سوز و گداز سے بھرپور ہوتا ہے۔ وہ اپنے سوز کو جب افسردہ اور غمگیں تراکیب سے ظاہر کرتا ہے تو ایک طرف اس کے کلام میں نازک خیالی پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف کلام قاری کو اپنے سحر سے مسحور کر دیتا ہے۔ اسی شاعرانہ فنی چابکدستی سے شاعر قاری کے جذبات کو سمجھتے ہوئے انہیں زیب قرطاس کرتا ہے۔ کلام یگانہ کا سوز و گداز ملاحظہ ہو:

آنکھ اٹھا کر نہ کسی سمت قفس سے دیکھا
موسم گل کی خبر سنتے رہے کانوں سے
کہاں پر نارسائی کی ہے پروانہ کی قسمت نے
پڑے ہیں منزل فانوس میں بے بال و پر ہو کر

# فلسفہ و حکمت کی آمیزش

انسان ازل سے کائنات کے اسرار و رموز جاننے میں کوشاں رہا ہے اور نظام کائنات برپا کرنے میں فطرت کی پوشیدہ حکمت کو پانے کے لئے اس کا تجسس تا ابد جاری و ساری رہے گا۔ یاس یگانہ نے ان اسرار و رموز سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ان کے کلام میں فلسفہ و حکمت کے رموز بھی ملتے ہیں۔

سراپا راز ہوں میں کیا بتاؤں کون ہوں کیا ہوں

bsurdunotes.com

سمجھتا ہوں مگر دنیا کو سمجھانا نہیں آتا

خدا معلوم اس آغاز کا انجام کیا ہوگا

چھیڑا ہے ساز ہستی مبتلائے بے خبر کو

## جھنجلاہٹ

یاس یگانہ میں سب سے الگ تھلگ خوبی جھنجلاہٹ اور کھیسا پن ہے۔ان کے کلام میں شوخی و مزاج بھی ہے۔ وہ غالب کی ظرافت کی طرح سبک اور ہلکی نہیں بلکہ طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جھلا کر یہ الفاظ وہ بیان کر رہا ہے۔ مثلاً:

جیسے دوزخ کی ہوا کھا کے ابھی آیا ہے

کس قدر واعظ مکار ڈراتا ہے مجھے

موت مانگی تھی خدائی تو نہیں مانگی تھی

لے دعا کر چکے اب ترک دعا کرتے ہیں

## جبر و قدر

جبر و قدر کے مسئلے پر ہمارے شعراء عام طور پر اظہار خیال اس لئے کرتے آئے ہیں کہ اس سے خیر و شر اور سزا و جزا کے مسائل وابستہ ہیں۔ لیکن جبر و اختیار کی بحث ہمیشہ بے معنی ہی رہی ہے۔ کیونکہ انسان نہ تو مجبور محض ہے

bsurdunotes.com

اور نہ مختار کل، یاس یگانہ کی شاعری سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرقہ جبریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ انسان کو فطرت کے ہاتھوں محض مجبور تصور کرتے ہیں۔ اس لیے وہ انسان کو گناہوں کے بدلے مستوجب سزا نہیں سمجھتے۔ وہ نیکی و بدی کو ازلی خیال کرتے تھے۔ مگر یہ تصور عیسائیت سے ماخوذ ہے، اسلام اس کی نفی کرتا ہے۔ کہ انسان کے بس میں ہے کہ وہ حق کی راہ پر چلے یا راہ باطل کو اپنائے۔

**فطرت مجبور کو اپنے گناہوں میں ہے شک**

**وا رہے گا کب تلک توبہ کا در میرے لئے**

**صلح جوئی نے گنہگار مجھے ٹھہرایا**

**جرم ثابت جو کیا چاہو تو، مشکل ہو جائے**

bsurdunotes.com

# اخلاق کی تعلیم

یاس یگانہ نے اخلاق کی تعلیم بھی دی ہے۔ وہ اپنے کلام کے ذریعے اپنے قاری کو اخلاقیات کا درس بھی دیتے ہیں۔ کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ انسان کا اخلاق سنور جائے تو معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ اس حوالہ سے وہ انسانیت کے شاعر بھی ہیں۔

**خود اپنے خاک و خوں میں لوٹ کر آلودہ دینا**

**پڑا ہے اب گڑھے میں گور کے آلودہ تر ہو کر**

# رشک

یاس یگانہ غالب کی روشن سخن سے بہت متاثر تھے۔ حالانکہ وہ غالب کے مخالف تھے اور اپنے زعم میں وہ اس کے مد مقابل بن کر سامنے آئے تھے۔ غالب کے ایک نہایت ہی اہم ترین خوبی رشک ہے۔ کہیں کہیں یگانہ کی شاعری میں بھی یہ خوبی نظر آتی ہے۔ مثالیں ملاحظہ ہو:

لاش کمبخت کی کعبہ میں کوئی پکھوادے

کوچہ یار میں کیوں ڈھیر ہو بیگانے کا

ہمارے قتل کا وعدہ ہے غیر کے ہاتھوں

عجیب شرط پہ ٹھہرا معاملہ دل کا

bsurdunotes.com

# خودداری و تنگ مزاجی

یگانہ کے کلام میں خودداری، نازک مزاجی اور عالی حوصلگی بدرجہ اتم موجود ہے۔ مگر اکثر اوقات ان کی خودداری بگڑ کر خودپرستی کا اور تنگ مزاجی حد سے بڑھ کر گستاخی کا روپ دھار لیتی ہے۔

سب تیرا سوا کافر، آخر اس کا مطلب کیا

سر پھرا دے انسان کا ایسا خبط مذہب کیا

نہ خداؤں کا نہ خدا کا ڈر اسے عیب جانے یا ہنر

وہی بات آئی زبان پر جو نظر چڑھ کے کھڑی رہی

وہ ہم سے نہیں ملتے ہم ان سے نہیں ملتے

ایک ناز دلآویز ادھر بھی رہے، ادھر بھی

ازل سے تیرا بندہ ہوں تیرا ہر حکم آنکھوں پر

مگر فرمان آزادی بجا لانا نہیں آتا

## تراکیب کا استعمال

یاس یگانہ کے ہاں دو تراکیب اکثر استعمال ہوئی ہے۔" صدائے بازگشت ص اور" معنی بے لفظ" جس سے مراد ان کی زندگی کی کسمپرسی تنہائی اور اس بات کا احساس ہے کہ اس دنیا میں ان کی بات سمجھنے والا کوئی نہیں۔ مثلاً:

خواب آیا تو کیا آیا صدائے بازگشت آئی

دہن سے آہ نکلی مبتلائے بے خبر ہو کر

یگانہ نے محاورات کو شاعرانہ زبان بنانے کی سعی کی ہے۔

کہاں کے دیر و حرم گھر کا راستہ نہ ملا

بلائے حسن ہو نازل تو پھر ٹلے کیوں کر

bsurdunotes.com

بی ایس اردو نوٹس

BS-Urdu Notes

**Download in PDF Form: visit our BS Website**

www.bsurdunotes.com

Thanks…………………………!

bsurdunotes.com